جواد علی شاہ حقانی*

امام طحاویؒ کی شرح مشکل الآثار

ایک تعارف

مصنف کا تعارف:

الامام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ بن سلمۃ بن عبد الملک الازدی الحجری المصری الطحاوی. الازدیہ: عرب کے قبائل میں سے ایک بڑا اور مشہور قبیلہ ہے، یہ الازد بن الغوث بن نبت بن مالک بن زید بن کہلان کی طرف منسوب ہے، الحجری: یہ ازد کی ایک شاخ ہے، اور حجر بن جزیلۃ بن لخم کی طرف منسوب ہے، اور الطحاوی: طحا قریہ کی طرف منسوب ہے۔ امام طحاویؒ والد کی طرف سے قحطانی اور والدہ کی طرف سے عدنانی ہیں، آپؒ کی والدہ ماجدہ اصحاب شوافع میں سے امام مزنیؒ کی بہن تھیں، اور قبیلہ مزینہ سے تعلق رکھتی تھیں۔

آپؒ 239ھ میں پیدا ہوئے، یہ جمہور کا قول ہے اور صحیح ہے، البتہ ابن خلکان نے ''وفیات الاعیان'' میں 238ھ ذکر کیا ہے، اور اس کے بعد سمعانی سے نقل کیا ہے کہ امام طحاویؒ کی پیدائش 229ھ کو ہوئی، اور پھر اس روایت اخیرہ کو صحیح قرار دیا ہے، لیکن یہ تحریف ہے، جس کو بعد میں آنے والوں نے نقل کیا ہے اور سمعانی کی کتاب کی طرف رجوع نہیں کیا ہے، بہر حال درست قول 239ھ ہی ہے۔

امام طحاویؒ کا زمانہ تدوین حدیث اور سنت مطہرہ کی خدمت کا زرخیز زمانہ تھا، جس میں بڑے بڑے کبار محدثین پیدا ہوئے، اور علم حدیث کو مختلف بلاد اسلامیہ میں پھیلا دیا، چنانچہ جب امیر المؤمنین امام بخاریؒ اس دنیا سے رحلت کر گئے، تو آپؒ کی عمر 17 سال تھی اور جب امام مسلمؒ نیشا پوری اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو آپؒ کی عمر 22 سال تھی، اور جب امام ابوداؤدؒ سجستانی وفات پا گئے تو آپؒ کی عمر 36 سال تھی اور جب اُبو عیسی الترمذیؒ انتقال کر گئے، تو آپؒ کی عمر 40 سال تھی اور جب احمد بن شعیب النسائیؒ فوت ہو گئے تو آپؒ کی عمر 64 سال تھی اور جب محمد بن یزید بن ماجہؒ دار ابدی کی طرف چل بسے تو آپؒ کی عمر 34 سال تھی

---

* معہد امام ابوحنیفہؒ دوبیان (صوابی)

امام طحاویؒ کا گھرانہ علمی گھرانہ تھا، آپؒ کے والد محترم بڑے صاحب علم وبصیرت والے تھے، اور آپؒ کے ماموں امام مزنیؒ اصحاب شوافع میں سے بڑے فقیہ تھے۔ آپؒ نے حفظ کی تکمیل اُبوزکریا یحیٰ بن محمد عمروسی سے کی، اس کے بعد فقہ اور احادیث اپنے ماموں امام مزنیؒ سے حاصل کیا۔

مذہب حنفی کی طرف تحول:

امام طحاویؒ جب بیس سال کو پہنچے تو مذہب شافعی کو چھوڑ کر مذہب حنفی کو اختیار کیا، علماء نے اس تحول کے کئی وجوہات لکھی ہیں، جن میں چند درج ذیل ہیں:

(۱) امام طحاویؒ نے اپنے ماموں (امام مزنیؒ) کو کئی دفعہ دیکھا تھا کہ وہ امام ابوحنیفہؒ کی کتابیں دیکھتے تھے، جیسا کہ علامہ خلیلی نے ''الارشاد'' میں لکھا ہے: سمعت عبد الله بن محمدالحافظ سمعت محمد بن حمدالشروطی یقول : قلت للطحاوی لم خالفت مذهب خالك واخترت مذهب أبی حنیفة؟ فقال :لأنی كنت أری خالی تدیم النظر فی كتب أبی حنیفة،فلذلك انتقلت الیه۔

(۲) دوسری وجہ دونوں مذاہب میں مختلف فیہا مسائل میں لکھی گئی تصانیف ہیں؛ مثلاً امام مزنیؒ نے ''المختصر'' کتاب لکھی جس میں انہوں نے امام اُبوحنیفہؒ پر رَد کیا، اس کے مقابلے میں قاضی بکار بن قتیبہ نے کتاب لکھ کر امام اُبوحنیفہؒ کا دفاع کیا۔

(۳) مصر میں قضاء کے عہدے کے لئے جو شیوخ آتے، تو اپنی نسبت امام اُبوحنیفہؒ کی طرف کرتے، جیسے قاضی بکار بن قتیبہ، ابن اُبی عمران، اُبوحازم وغیرہ۔

ابن عساکر نے ''تاریخ مدینۃ دمشق'' میں امام طحاویؒ کا قول نقل کیا ہے:

أول من كتبت عنه المزنیؒ ،و أخذت بقو ل الشافعی،فلماكان بعد سنین،قدم أحمدبن أبی عمران قاضیاعلی مصر،فصحبته وأخذت بقوله،وكان یتفقه للكوفیین،وتركت قولی الأول،فرأیت فی المنام،وهو (المزنی)یقول لی : یاأباجعفراغتصبك، یا أبا جعفر اغتصبك

(یعنی اول فقہ وحدیث میں نے اپنے ماموں امام مزنیؒ سے حاصل کر کے امام شافعیؒ کا قول اختیار کیا، لیکن جب قاضی اُحمد بن اُبی عمران آئے، تو میں اس کی مجلس میں بیٹھ گیا اور اس کا قول اختیار کیا، اور قول اول ترک کر دیا، اس کے بعد مجھے اپنا ماموں (امام مزنیؒ) خواب میں آئے اور کہنے لگے: اے اُبوجعفر! اس نے تجھے غصب کر دیا، اس نے تجھے غصب کر دیا۔)

بہر حال تحول کے یہ سارے اسباب امام طحاویؒ کی استعدادی فطری تھے، جس نے امام طحاویؒ کو دونوں مذاہب کی گہرائی تک لے جا کر مرتبہ اجتہاد تک پہنچا دیا، اور دونوں مذاہب کے موازنہ کے بعد مذہب

حنفی کو اختیار کیا۔

علماء کے ہاں امام طحاویؒ کا مقام:

قال ابن الندیم فی "الفھرس" : وکان أوحد زمانه علماًوزھداً۔(امام طحاویؒ اپنے زمانے میں علم و زہد کے اعتبار سے منفرد تھے)

قال ابن عبد البر : کان من أعلم الناس بسیر الکوفیین وأخبارھم وفقھھم .(کوفیین کے سیر اور ان کے اخبار و فقہ کے زیادہ جاننے والے تھے)

قال ابن الأثیر فی "اللباب": کان اماما ،فقیھامن الحنفیین،وکان ثقة ثبتا۔(احناف کے امام اور فقیہ تھے اور ثقہ تھے)

قال الامام الذھبی فی "السیر": الامام العلامة،الحافظ الکبیر،محدث الدیار المصریة، فقیھا......
ثم قال :ومن نظرفی توالیف ھذاالامام علم محله من العلم،وسعة معارفه ۔(جو بھی امام طحاویؒ کی تالیفات دیکھے گا،تو اس شخصیت کا علم اور وسعتِ معرفت جان لے گا)

قال البدر العینی فی "نخبة الأفکار": أما الطحاوی ،فانه مجمع علیه فی ثقته ودیانته وأمانته ،وفضیلته التامة ،ویده الطولی فی الحدیث وعلله وناسخه ومنسوخه،...... ولقد أثنی علیه السلف والخلف ہر چہ امام طحاوی ہیں ،تو اس کی ثقہ ہونے ،اس کی دیانت و امانت ،کامل فضیلت اور حدیث کے علل اور اس کے ناسخ و منسوخ میں مہارت پر لوگوں کا اتفاق ہے،اور تمام سلف و خلف نے ان کی تعریف کی ہے)

انکے علاوہ بیسیوں علماء نے آپ کی علمیت کا اعتراف کیا ہے،البتہ بعض علماء (امام بیہقی،شیخ الاسلام ابن تیمیہ وغیرہ) نے امام طحاویؒ پر بعض مسائل کی بناء پر جرح کیا ہے،جن سے علماء نے جوابات کئے ہیں۔

کتاب کے متعلق:

امام طحاویؒ کی یہ کتاب ''شرح مشکل الاثار'' نام سے طبع ہوتی ہے لیکن اس کا اصل نام ''بیان مشکل الاثار'' ہے جیسا کہ شیخ حاتم شریف نے اس کی تصریح کی ہے، یہ کتاب ان عظیم کتابوں میں شمار ہوتی ہے جو سنت مطہرہ کی دفاع ،اور ملاحدہ کے ان اعتراضات کے رَد میں لکھی گئی ہیں، جو انہوں نے سنتِ نبوی پر کئے ہیں۔اس کتاب میں امام طحاویؒ نے ان احادیث مشکلہ کی شرح کی ہے،جن میں بظاہر التباس اور خفا ہو،اور یہ اشکال یا تو بظاہر حدیث آخر کے تضاد کی وجہ سے ہوتا ہے یا حقیقت اور نفس الامر میں دکھائی دیتا ہے ،اور کبھی کبھار یہ اشکال اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ حدیث قرآن ،لغت اور عقل یا حِس کے خلاف

آجاتی ہے، تو امام طحاویؒ نے یہ اشکال یا تو توفیق بین الحدیثین کی بنیاد پر رفع کیا ہے، یا قرائن کی بنیاد پر ایک کو ناسخ مان کر دوسری کو منسوخ قرار دیا (اس کی مزید تفصیل شیخ محمد عوامہ مدظلہ نے ''اثر الحدیث الشریف میں کی ہے) یا اس اشکال کی تشریح ایسے معنی کے ذریعے کی ہے، جو قرآن، لغت یا عقل کے موافق ہو، یا اُس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں جو موجب اشکال ہو وغیرہ۔

امام طحاویؒ نے اس کتاب میں تقریبا 1002 ابواب قائم کئے ہیں اور جمیع نصوص جو اس کتاب میں لائی ہیں وہ تقریبا 5408 ہیں، ہر باب کے نیچے ایک عنوان قائم کرکے اس کے تحت احادیث لائی ہیں، ان کے مسانید اور طرق سے بحث کی ہے، اس کے بعد موضع اختلاف پر کلام کرکے اس کی شرح اور تفصیل ایسی کی ہے کہ دونوں احادیث سے تعارض ختم ہوجاتا ہے، اور متعارض احادیث ہم معنی بن جاتی ہیں، سند میں اتصال وعدم اتصال بیان کرتے ہیں، روایات میں عدم سماع کی علت بیان کرکے آگے پھر اس پر صحت وضعف کا حکم لگاتے ہیں، اور اس صحت وضعف کو امام طحاویؒ مختلف عبارات سے تعبیر کرتے ہیں، مثلا: هذا الحديث صحيح الاسناد لا طعن لاحد فى أحد من رواته، هذا حديث صحيح الاسناد، مستقيم الاسناد، هذا الحديث عندنا فاسد الاسناد، غير أن أهل الاسناد يضعفون هذا الاسناد وغیرہ۔

اسی طرح کبھی کبھار قیاس پر اعتماد کرتے ہیں، لیکن یہ اس صورت میں کہ جب احادیث میں نص کی وجہ سے کسی ایک جانب ترجیح ممکن نہ ہو، ان ساری باتوں کے باوجود امام طحاویؒ نے اس کتاب میں کسی ایک نوع کی احادیث کا لحاظ نہیں رکھا ہے، بلکہ جو احادیث امام طحاویؒ کو خفیۃ المعنی سامنے آئی ہیں، ان کو ذکر کی ہیں، چاہے وہ عقیدہ کے متعلق ہوں، یا تفسیر، فقہ اور فضائل کے ہوں۔ بخلاف ''شرح معانی الاثار'' کے، کہ اس کو امام طحاویؒ نے ایک محکم ترتیب سے مرتب کی ہے۔ اسی طرح امام طحاویؒ نے اس کتاب میں کسی خاص مذہب کا التزام نہیں کیا ہے، بلکہ قواعد کی رو سے وہ استنباطات کیے ہیں، جن کی طرف ان کا اجتہاد گیا ہے۔

امام طحاویؒ کی دیگر تصانیف:

(۱) شرح معانی الاثار — (۲) اختلاف الفقهاء
(۳) مختصر الطحاوی فی الفقه الحنفی — (۴) سنن الشافعي
(۵) العقيدة الطحاوية — (۶) نقض كتاب المدلسين
(۷) التسوية بين حدثنا وأخبرنا — (۸) الشروط الصغير
(۹) الشروط الأوسط — (۱۰) الشروط الكبير
(۱۱) التاريخ الكبير — (۱۲) أحكام القرآن

(۱۳) النوادر الفقهية (۱۴) النوادروالحكايات

(۱۵) جزء فی حكم أرض مكة (۱۶) جزء فی قسم الفء والغنائم

(۱۷) الرد على عيسى بن أبان فی كتابه الذی سماه"خطا الكتب"

(۱۸) الرد على أبی عبيد فيما أخطا فيه فی كتاب النسب

(۱۹) اختلاف الروايات على مذهب الكوفيين

(۲۰) شرح " الجامع الكبير" للامام محمد بن الحسن الشيبانی

(۲۱) كتاب المحاضرات والسجلات (۲۲) كتاب الوصايا والفرائض

(۲۳) أخبارأبی حنيفة وأصحابه

(۲۴) كتاب فی النَحل وأحكامها و صفاتها وأجناسها وما روى فيها من خبر

(۲۵) جزء الرزية (۲۶) كتاب الأشربة (۲۷) الخطابات فی الفروع

امام طحاویؒ سے قبل اس نوع میں تالیفات:

اول اس نوع میں جس نے کتاب لکھی ،وہ امام شافعیؒ ہیں ،جنہوں نے ''اختلاف الحدیث'' نام سے کتاب لکھی،لیکن اس میں پورا استیعاب نہیں کیا بلکہ جملۃ کچھ احادیث فقہ عملی کے ذکر کی ہیں ،یہ کتاب کتاب الأم کی ساتویں جلد کے حاشیہ پر چھپی ہے،اوراس کے بعد علیحدہ بھی چھپی ہے۔

دوسری کتاب أبو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ نے لکھی ہے،جس کا نام تاویل مختلف الحدیث ہے ،اس کی زیادہ تر احادیث عقیدہ اور اس کے فروع کے بارے میں ہیں،لیکن ان دونوں کتابوں کی بنسبت امام طحاویؒ کی کتاب استیعاب اورشمول کے اعتبار سے ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے ،اسی طرح ازالہ تعارض ،متن اورسند حدیث پر نقد کی مہارت اور حدیث کے طرق و الفاظ میں تفنن میں دوسری کتابوں سے الگ ہے۔اس کے علاوہ دوسرے علماء نے بھی اس نوع میں کتابیں لکھی ہیں:

(۱) مشكل الحديث و بيانه،لابن فورك :أبی بكر ،محمد بن الحسن

(۲) التحقيق فی اختلاف الحديث ،لابن الجوزی،أبی الفرج ،عبد الرحمن ب على بن محمد البغدادی

(۳) المعتصر من المختصر من مشكل الاثار ،للملطی: أبی المحاسن ،يوسف بن موسى

(۴) تاويل الاحاديث المُوهمةللتشبيه،للسيوطی: جلال الدين عبد الرحمن بن أبی بكر

(۵) رفع التعارض عن مختلف الحديث ،لحسن مظفر الرزو

(۶) مختلف الحديث بين الفقهاء و المحدثين ،لنافذ حسين حماد

(۷) مختلف الحديث و موقف النقاد و المحدثين منه،لاسامة عبد الله خياط

’’شرح مشکل الاثار‘‘ سے متعلق علماء کی خدمات:

اس کتاب کی مزید اہمیت اس سے بھی واضح ہوجاتی ہے کہ بڑے بڑے کبار علماء نے اس پر تحقیقات اوراس کے اختصارات کیئے ہیں،جن میں چنددرج ذیل ہیں:

- محمد بن رشد القرطبی، المالکی کی تصنیف "مختصر مشكل الآثار"اس کو ایک خاص ترتیب پر مرتب کی ہے ،اس طور پر کہ احادیث کی اسانید اور تکرار کوختم کیا ہے ،اور ساتھ ساتھ الفاظ میں اس طرح اختصار کیا ہے کہ نفس مضمون اور فقہ میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا ہے۔
- المطہر بن الحسین بن سعد بن علی الیز دی، الحنفی کی تصنیف: تلخيص مشكل الآثار
- علی بن حسام الدین الھندی الشہیر بالمتقی کی تصنیف:مجمع بحار الأنوار في شرح مشكل الآثار
- الملطی: القاضی جمال الدین بن یوسف بن موسی بن محمد الفقیہ الحنفی کی تصنیف:المعتصر من المختصر من مشكل الآثار
- خالدمحمود الربّاط کی تصنیف:’’تحفة الأخيار بترتيب مشكل الآثار۔‘‘ اس کتاب میں مصنف نے’’شرح مشکل الاثار‘‘ کے ابواب کوایک خاص ترتیب دی ہے،اور یہ اس لئے کہ امام طحاویؒ نے ابواب مرتب تو کئے ہیں لیکن ابواب(ابواب الطہارۃ،ابواب الصلاۃ وغیرہ)الگ جمع نہیں کئے ہیں۔

طبعات:

یہ کتاب 1915ء میں مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ حیدر آباد دکن سے چار جلدوں میں چھپی تھی،اوراس کے بعد1995ء میں مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے شعیب الارنؤوط کی تحقیق سے 15 جلدوں میں چھپی ہے۔